

ایمان

<?xml encoding="UTF-8?">

ایمان

ایمان، پیغمبر اسلامؐ اور ائمہ معصومینؑ کے تعلیمات پر دل سے اعتقاد رکھنے کو کہا جاتا ہے۔

شیعہ فقہاء مرجعیت، نماز جماعت کی امامت، قاضی اور زکات لینے والوں میں ایمان کو لازمی شرط قرار دیتے ہیں۔ اکثر شیعہ مراجع کے مطابق ایمان اور اعتقادات میں تقلید جائز نہیں ہے۔

شیعہ متکلمین ایمان کی تکمیل کیلئے توحید، پیغمبر اکرمؐ کی نبوت، خدا کی عدالت اور معاد پر اعتقاد رکھنے کے ساتھ ساتھ پیغمبر اکرمؐ کے بعد ائمہ معصومین کی امامت پر بھی اعتقاد رکھنے کو ضروری سمجھتے ہیں۔

قرآن کریم کے مطابق ایمان اور اسلام ایک دوسرے سے متفاوت ہیں اور ایمان اسلام سے ایک درجہ بلند ہے اسی طرح ایمان میں کمی اور زیادتی کا امکان پایا جاتا ہے اور کسی کو ایمان لانے میں مجبور نہیں کیا جا سکتا ہے۔

اکثر شیعہ علماء اس بات پر اعتقاد رکھتے ہیں کہ اسلام ایمان سے عام مفہوم کا حامل ہے اس بنا پر ہر مؤمن کو مسلمان تو کہا جا سکتا ہے لیکن ہر مسلمان کو مؤمن نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ بعض شیعہ علماء مانند خواجہ نصیرالدین طوسی اور شہید ثانی اس بات کے معتقد ہیں کہ حقیقی اسلام اور ایمان میں کوئی فرق نہیں لیکن ظاہری اسلام ایمان سے ایک درجہ نیچے ہے۔

مفہوم شناسی

احادیث اور شیعہ فقہی آثار میں ایمان کو دو قسموں؛ عام و خاص میں تقسیم کیا جاتا ہے: ایمان عام کا معنا پیغمبر اسلام کے تمام تعلیمات پر اعتقاد رکھنے کو کہا جاتا ہے جبکہ ایمان خاص پہلے معنی کے علاوہ ائمہ معصومین کی امامت و ولایت پر بھی اعتقاد رکھنے کو کہا جاتا ہے۔ [1] ایمان کے دوسرے معنی کے مطابق صرف شیعہ اثنا عشریہ مؤمن ہونگے۔ [2]

فقہ کے بہت سارے ابواب جیسے اجتہاد و تقلید، طہارت، نماز، زکات، خمس، روزہ، اعتکاف، حج، وقف، نذر، قضاء اور گواہی دینے میں ایمان خاص سے بحث ہوتی ہے [3] اور تمام عبادتوں کی شرط صحت اور قبولی کا دار و مدار ایمان کی اسی قسم کو قرار دیتے ہیں۔ [4] مرجع تقلید، امام جماعت، مستحق زکات و خمس، قاضی، گواہ اور حاکم شرع کی جانب سے بیت المال تقسیم کرنے کیلئے نصب شدہ فرد میں بھی ایمان کو شرط قرار دیا جاتا ہے۔ [5] کہا جاتا ہے کہ بہت سارے فقہاء نماز جماعت میں اذان دینے والے اور حج میں نائب ہونے والے شخص میں بھی ایمان کو لازمی قرار دیتے ہیں۔ [6]

شیخ مفید [7] کے مطابق ایمان دل سے تصدیق کرنا، زبان سے اقرار کرنا اور عبادات پر عمل کرنے کو کہتے ہیں؛ اہل سنت عالم دین شافعی [8] بھی اسی نظریے کے قائل ہیں۔ لیکن بعض شیعہ علماء مانند سید مرتضیٰ، شیخ طوسی، ابن میثم بحرانی، فاضل مقداد اور عبدالرزاق لاہیجی [9] اس بات کے معتقد ہیں کہ ایمان دل کا کام ہے اس بنا پر خدا، پیغمبر اکرمؐ اور وحی پر قلبی اعتقاد رکھنے کو ایمان کہا جاتا ہے پس مؤمن اسے کہا جات ہے جو دل سے معتقد ہو زبان پر اقرار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مصادیق

قرآن کریم میں ایمان کے بعض مصادیق کی طرف اشارہ کیا گیا ہے من جملہ ان میں خدا، [10] تمام انبیاء، [11] اور ان پر نازل ہونے والی تمام چیزوں جیسے آسمانی کتابیں، [12] روز قیامت، [13] فرشتے [14] اور غیب پر ایمان لانا شامل ہے۔ [15]

شیعہ متکلمین ایمان کی تکمیل کیلئے توحید، خدا کی عدالت، معاد اور انبیاء کی نبوت پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ پیغمبر اکرمؐ کی بعد ائمہ معصومین کی امامت پر بھی ایمان لانے کو ضروری سمجھتے ہیں۔ [16] لیکن اس کے مقابلے میں معتزلہ اس بات کے معتقد ہیں کہ ایمان کی تکمیل کیلئے توحید، عدل، پیغمبر اکرمؐ کی نبوت اور وعد و وعید پر اعتقاد رکھنا اور امر بہ معروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنا ضروری ہے۔ [17] اشاعرہ پیغمبر اکرمؐ اور آپ کے لائے ہوئے یقینی تعلیمات جیسے خدا کی وحدانیت اور وجوب نماز وغیرہ کی تصدیق کرنے کو ایمان قرار دیتے ہیں۔ [18]

آثار اور خصوصیات

قرآن کریم کی بہت ساری آیات میں ایمان اور اس کے آثار اور خصوصیات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؛ اس سلسلے میں پہلی بات یہ کہ ایمان اور اسلام کے درمیان فرق ہے اور ایمان اسلام سے ایک درجہ آگے ہے، [19] ایمان ایک ایسی حقیقت ہے جس میں خدا کے ساتھ شدید محبت پائی جاتی ہے، [20] خدا نے مؤمنین کو "ظلمات" سے باہر نکال کر عالم "نور" میں داخل فرماتا ہے۔ [21]

قرآن کریم کی رو سے ایمان میں زیادتی اور کمی کا امکان پایا جاتا ہے، [22] اور مؤمنین کے قلوب ایمان کی نور سے اطمینان اور سکون کی منزل تک پہنچ جاتا ہے۔ [23] اسی طرح قرآن کریم میں آیا ہے کہ کسی بھی انسان کو اس کے ارادے اور اختیار کے بغیر ایمان لانے اور مؤمن بننے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا ہے۔ [24] قرآن کریم کی بعض آیتوں میں مؤمن کو اس کے خطاؤں، کمزوریوں اور گناہوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے ان کی اصلاح کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ [25]

ایمان میں تقلید

مشہور شیعہ علماء اس بات کے قائل ہیں کہ ایمان اور اعتقاد میں تقلید کافی نہیں ہے۔ [26] معتزلہ اور اشاعرہ کی اکثریت بھی اس نظریے میں شیعوں کے ساتھ ہیں۔ [27] اس کے مقابلے میں اہل سنت فقہاء [28]، حشویہ اور تعلیمیہ ایمان میں بھی تقلید کو کافی اور جائز سمجھتے ہیں۔ [29] اسلام اور ایمان کا رابطہ

بہت سارے شیعہ علماء معتقد ہیں کہ اسلام اور ایمان دو مختلف مفہوم رکھتے ہیں اس بنا پر اسلام ایمان سے وسیع مفہوم رکھتا ہے؛ یعنی ہر مؤمن کو مسلمان تو کہا جا سکتا ہے لیکن ہر مسلمان کو مؤمن نہیں کہا جا سکتا۔ [30] اشاعرہ کی اکثریت بھی اسی نظریے کے قائل ہیں۔ [31]

لیکن معتزلہ، [32] خوارج کی اکثریت، زیدیہ، [33] ابوحنیفہ اور اسکے پیروکار [34] اور شیعہ علماء میں سے شیخ طوسی [35] اسلام اور ایمان کے درمیان کسی تمیز کے قائل نہیں بلکہ ان دونوں کو ایک سمجھتے ہیں۔

ساتویں صدی ہجری کے شیعہ متکلم خواجہ نصیرالدین طوسی، [36] دسویں صدی ہجری کے مشہور شیعہ فقیہ شہید ثانی، [37] اور آٹھویں صدی ہجری کے اہل سنت متکلم تفتازانی [38] اس بات کے قائل ہیں کہ ایمان اور

حقیقی اسلام میں کوئی فرق نہیں لیکن ظاہری اسلام ایمان سے مختلف اور وسیع مفہوم کا حامل ہے، اس بنا پر جو شخص ظاہراً مسلمان ہے اسے مؤمن نہیں کہلائے گا لیکن ہر مؤمن کا مسلمان ہونا ضروری اور لازمی ہے۔ معروف شیعہ معاصر فلسفی اور مفسر، علامہ طباطبائی (1281-1360 ش) کے مطابق اسلام اور ایمان دونوں کے

مختلف درجات ہیں اور اسلام کا ہر درجہ مؤمن کے اگلے درجے تک پہنچنے کیلئے شرط ہے؛ چنانچہ اسلام کا پہلا مرتبہ ظاہری طور پر خدا کے اوامر اور نواہی کو قبول کرنا ہے جس کے بعد ایمان کا پہلا درجہ شروع ہوتا ہے جو شہادتین کے مفہوم اور معنا پر دل سے اعتقاد رکھنا اور اسلام کے فرعی اور عملی احکام پر عمل کرنا ہے۔ [39] حوالہ جات

فرہنگ فقہ فارسی، «ایمان»، ج ۱، ص ۸۸۷۔

شہید ثانی، مسالک الافہام، ۱۴۱۲ق، ج ۵، ص ۳۳۸-۳۳۷۔

فرہنگ فقہ فارسی، ج ۱، ص ۸۸۷۔

نجفی، جواہر الکلام، ۱۴۰۲ق، ج ۱۵، ص ۶۳۔

فرہنگ فقہ فارسی، «ایمان»، ج ۱، ص ۸۸۷۔

فرہنگ فقہ فارسی، «ایمان»، ج ۱، ص ۸۸۷۔

فاضل مقداد، ارشاد الطالبین، ۱۴۰۵ق، ص ۴۴۰؛ شبر، حق الیقین، ۱۴۱۸ق، ص ۵۵۸، ۵۵۹۔

خمیس، اصول الدین عند الإمام ابوحنیفہ، ۱۴۱۶ق، ص ۴۱۔

سید مرتضیٰ، الذخیرۃ فی علم الکلام، ۱۴۱۱ق، ص ۵۳۶، ۵۳۷؛ بحرانی، قواعد المرام فی علم الکلام، ۱۴۰۶ق،

ص ۱۷۰؛ فاضل مقداد، ارشاد الطالبین، ۱۴۰۵ق، ص ۲۲۲؛ فاضل مقداد، اللوامع الإلهیۃ فی المباحث الکلامیۃ،

۱۳۸۰ش، ص ۲۴۰؛ لابیجی، سرمایہ ایمان، ۱۳۶۲ش، ص ۱۶۵۔

سورہ بقرہ، آیت ۲۵۶ و ۱۸۶؛ سورہ آل عمران، آیت ۵۲، ۱۱۰، ۱۹۳؛ سورہ نساء، آیت ۱۷۵۔

سورہ آل عمران، آیت ۱۷۹؛ سورہ حدید، آیت ۱۹؛ سورہ بقرہ، آیت ۱۷۷؛ سورہ نساء، آیت ۱۳۶۔

سورہ بقرہ، آیت ۱۳۶؛ سورہ نساء، آیت ۱۶۲۔

سورہ بقرہ، آیت ۶۲، ۸، ۱۲۶، ۲۲۸، ۲۳۲، ۲۶۲۔

سورہ بقرہ، آیہ ۲۸۵ و ۱۷۷۔

سورہ بقرہ: آیہ ۴۔

غزالی، قواعد العقائد، ۱۴۰۵ق، ص ۱۲۵؛ شہید ثانی، حقایق الإیمان، ۱۴۰۹ق، ص ۱۲۲ و ۱۶۲۔

غزالی، قواعد العقائد، ۱۴۰۵ق، ص ۱۴۵۔

تفتازانی، شرح المقاصد، ۱۴۰۹ق، ج ۵، ص ۱۷۷؛ ایجی، کتاب مواقف، ۱۴۱۷ق، ج ۳، ص ۵۲۷۔

سورہ حجرات، آیہ ۱۲۔

سورہ بقرہ، آیہ ۱۶۵۔

سورہ بقرہ، آیہ ۲۵۷۔

سورہ توبہ، آیہ ۹ و ۱۲۲۔

سورہ رعد، آیہ ۱۳ و ۲۸۔

سورہ بقرہ، آیہ ۲۵۶۔

سورہ صف، آیہ ۲؛ سورہ منافقون، آیہ ۹؛ سورہ ممتحنہ، آیہ ۱؛ سورہ حجرات، آیہ ۱-۱۲؛ سورہ مجادلہ، آیہ ۹۔

شہید ثانی، حقایق الإیمان، ۱۴۰۹ق، ص ۵۹۔

تفتازانی، شرح المقاصد، ۱۴۰۹ق، ج ۵، ص ۲۸۸۔

تفتازانی، شرح المقاصد، ۱۴۰۹ق، ج ۵، ص ۲۱۸۔

شهيد ثانی، حقایق الإیمان، ۱۴۰۹ق، ص ۵۹.

شیخ مفید، اوائل المقالات، انتشارات داورى، ص ۵۴.

باقلانی، تمهید الاوائل و تلخیص الدلائل، ۱۴۱۲ق، ص ۳۹۱.

معتزلى، شرح الاصول الخمسة، ۱۴۰۸ق، ص ۷۰۵.

شیخ مفید، اوائل المقالات، انتشارات داورى، ص ۵۴.

خمیس، اصول الدین عند الإمام ابوحنيفة، ۱۴۱۶ق، ص ۴۳۵، ۴۳۶.

شیخ طوسی، التبیان، دار احیاء التراث العربی، ج ۲، ص ۴۱۸.

خواجه نصیرالدین طوسی، قواعد العقائد، ۱۴۱۶ق، ص ۱۲۳، ۱۲۲.

شهيد ثانی، حقایق الإیمان، ۱۴۰۹ق، ص ۱۲۰، ۱۲۱.

تفتازانی، شرح المقاصد، ۱۴۰۹ق، ج ۵، ص ۲۰۷.

طباطبائی، المیزان، ۱۳۹۳ق، ج ۱، ص ۳۰۱، ۳۰۳.

مآخذ

ایچی، عضد الدین، کتاب المواقف، تحقیق عبدالرحمن عميرة، بیروت، دارالجيل، ۱۴۱۷ق.

باقلانی، محمد بن طیب، تمهید الاوائل و تلخیص الدلائل، تحقیق عماد الدین احمد حیدر، بیروت، مؤسسة الكتب الثقافية، ۱۴۱۲ق.

بحرانی، میثم بن علی، قواعد المرام فی علم الکلام، تحقیق سید احمد حسینی، قم، مكتبة آية الله العظمی مرعشی نجفی، ۱۴۰۶ق.

تفتازانی، مسعود، شرح المقاصد، تحقیق دکتر عبد الرحمن عميرة، قم، منشورات الرضى، ۱۴۰۹ق.

خمیس، محمد عبد الرحمن، اصول الدین عند الإمام ابوحنيفة، ریاض، دار الصمیعی للنشر و التوزیع، ۱۴۱۶ق.

خواجه نصیرالدین طوسی، محمد بن محمد، قواعد العقائد، تحقیق علی ربانی گلپایگانی، قم، مرکز مدیریت حوزه علمیہ قم، ۱۴۱۶ق.

سید مرتضی، علی بن الحسین، الذخيرة فی علم الکلام، تحقیق سید احمد حسینی، قم، مؤسسه نشر اسلامی، ۱۴۱۱ق.

شبر، سید عبدالله، حق یقین فی معرفة اصول الدین، بیروت، الأعلمی، ۱۴۱۸ق.

شهيد ثانی، زین الدین بن علی، مسالک الافهام الی تنقیح شرائع الاسلام، قم، مؤسسة المعارف الاسلامی، ۱۴۱۲ق.

شهيد ثانی، زین الدین علی، حقایق الايمان، تحقیق سید مهدی رجایی، قم، مكتبة آية الله العظمی مرعشی نجفی، ۱۴۰۹ق.

شیخ طوسی، محمد بن حسن، التبیان فی تفسیر القرآن، بیروت، دار احیاء التراث العربی، بیتا.

طباطبائی، سید محمدحسین، المیزان فی تفسیر القرآن، بیروت، الاعلمی، ۱۳۹۳ق.

غزالی، محمد بن محمد، قواعد العقائد، تحقیق و تعلیق موسی محمد علی، بیروت، عالم الكتب، ۱۴۰۵ق.

فاضل مقداد، ارشاد الطالبین الی نهج المسترشدين، تحقیق سید مهدی رجایی، قم، کتابخانه آية الله العظمی مرعشی نجفی، ۱۴۰۵ق.

فاضل مقداد، اللوامع الإلهية فی المباحث الكلامية، تحقیق سید محمدعلی قاضی طباطبائی، قم، انتشارات دفتر تبلیغات اسلامی، ۱۳۸۰ش.

لابيجى، عبد الرزاق، سرمايه ايمان، تصحيح صادق لاريجاني، تهران، الزهراء، ١٣٦٢ش.
معتزلى، عبد الجبار، شرح الاصول الخمسة، تعليق احمد بن حسين بن ابوباشم، تحقيق عبدالكريم عثمان، قاهره،
مكتبة وبة، ١٤٠٨ق.
نجفى، محمدحسن، جواهر الكلام فى شرح شرائع الاسلام، تصحيح: عباس قوچانى و على آخوندى، بيروت، دار
احياء التراث العربى، ١٤٠٢ق.
باشمى شاپرودى، سيد محمود، مؤسسه دايرة المعارف فقه اسلامى، مدخل ايمان.